سوال

(538) نماز میں قنوت

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

نماز فجر میں ہمیشہ دعائے قنوت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ قنوت وتر کا کیا حکم ہے؟ نماز مغرب کی طرح وتر کی تین رکعات پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس سوال میں دو مسئلے پوچھے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلا مسئلہ نماز فجر میں قنوت کا ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم میں اختلاف ہے۔ اور یہی اس بات پر مبنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے قنوت فرمایا' جس میں کچھ لوگوں کے لئے دعاء فرمائی یا کچھ لوگوں کے لئے آپ نے بددعا فرمائی مکہ میں رہنے والے کمزور مومنوں کے لئے آپ نے بددعاء فرمائی اوران لوگوں کے لئے بددعاء فرمائی جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (دھوکے سے) شہید کردیا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ایک ماہ تک بددعاء فرماتے رہے۔ (صحیح بخاری کتاب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ ح :1002 و صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات ۔۔۔ ح :677) تو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر غور کرے گا۔ اس کے سامنے یہ حقیقت واضح ہوجائے گی۔ کہ اس مسئلہ میں صورت حال یہ ہے کہ فرائض میں قنوت نہیں الا یہ کہ مسلمان کسی افتادہ میں بتلاہوں یا کسی حادثہ سے دوچار ہوں۔ جس کی وجہ سے ضرورت اس امر کی ہو کہ تمام مسلمان الحاح وزاری کے ساتھ اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعاء کریں۔ تو اس صورت میں قنوت کیا جائے دلائل کے ظاہر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قنوت نازلہ صرف نماز فجر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ اسے تمام نمازوں میں اختیار کیا جاسکتا ہے۔ جہری نمازوں میں قنوت جہری اور سری نمازوں میں سری طور پر کیا جائے گا۔

ہماری رائے یہ ہے کہ اہم حوادث کے وقت قنوت کیا جائے پھر جب حالات معمول پر آجایئں تو قنوت نہ کیا جائے! باقی رہی سوال کی دوسری شق یعنی قنوت وتر تو وتر میں قنوت کرنا سنت ہے لیکن دوام واستمرار سنت نہیں ہے لہذا اگر بعض اوقات قنوت کرلے تو بہتر ہے اور اگر بعض اوقات ترک کردے تو یہ بھی بہتر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قنوت سکھایا تھا۔ (سنن ابی داود ابواب الوتر' باب القنوت فی الوتر' ح :1425۔1426' سنن ترمذی باب ماجاء فی القنوت فی الوتر' ح :464) لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ خود بھی قنوت فرماتے تھے یا نہیں؟

سائل نے جو پوچھا ہے کہ وتر کو نماز مغرب کی طرح ادا کرنے کا کیا حکم ہے۔ تو یہ جائز نہیں کیونکہ جب انسان تین رکعت وتر پڑھے تو اسے اختیار ہے کہ اگر چاہے تو انہیں دو سلام کے ساتھ ادا کرے۔ یعنی دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے اور پھر تیسری رکعت اکیلی پڑھ لے یا تینوں رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ پڑھ کر سلام پھیر دے وتر کی تین رکعات کو دو تشہد کے ساتھ نماز مغرب کی طرح ادا کرنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[**فتاویٰ اسلامیہ: جلد1**]

صفحہ نمبر 440

محدث فتویٰ